ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. October-December 2025.Page# 2006-2016
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The growing trend of misusage of Internet in Society, It's causes, negative effects and there prevention in the light of Islamic Teachings

معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال کا بڑھتا ہو رجحان، اسباب، منفی اثرات اور اس کا سدباب۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

Manzoor Alam Bhutto
Assistant Professor @ Government Degree College Madeji, Shikarpur
alambhutto@gmail.com
Ghulam Hyder Teewno
Ph.D. Research Scholar, Department of Comparative Religion & Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro. Sindh
ghulamhyder.teewno@usindh.edu.pk
Lutufullah Brohi
Lecturer, @ Govt: C&S Degree College Shikarpur, Sindh. : Ph.D Research Scholar, Department of Comparative Religion & Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro

ABSTRACT

In the era of modern technology, the Internet and digital media have undoubtedly brought great convenience to human life; however, they have also given rise to profound moral and social challenges. Among these, the most alarming trend is the easy accessibility of online pornographic content among the youth. In developing Islamic societies such as Pakistan, this issue is not merely an individual or moral weakness but has emerged as a deep social and psychological crisis.

This research examines the factors contributing to the increasing tendency of Pakistani youth to access pornographic material, explores its moral and social consequences, and discusses the practical and intellectual strategies that can be adopted to curb this tendency in the light of Islamic teachings. From the Islamic perspective, obscenity is not only a moral offense but also the root cause of spiritual and social decline. The Qur'an and Hadith contain explicit injunctions against such immorality, aiming to safeguard both individual character and social harmony.

This study emphasizes that the state, educational institutions, parents, and religious scholars in Pakistan must collectively initiate a comprehensive reform movement to protect the younger generation from this hidden yet destructive phenomenon.

KEYWORDS: *Inernet, Misusage, Society, Prevention, Islamic Teachings, Social, behavior*.

کلیدی الفاظ: انٹرنیٹ، غلط استعمال، معاشرہ، سدباب، اسلامی تعلیمات، سماجی رویہ۔

تعارف

دور حاضر میں سائنس کی عجیب و غریب ایجادات میں سے ایک اہم ایجاد انٹرنیٹ بھی ہے۔انٹرنیٹ ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے سے ہم وہ ساری چیزیں حاصل کر سکتے ہیں ، جو ہمار ی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور ہر روز دن بدن اس میں ترقی اور بہتری ہوتی جا رہی ہے۔انٹرنیٹ ایک بڑا ہی مفید اور ضرورت کی چیز ہے۔ انٹرنیٹ کی ایجاد سے کروڑوں انسانوں کو فائدہ ہوا ہے ۔اب تو یہ انٹرنیٹ موبائل فون میں بھی دستیاب ہے، ہم کسی وقت بھی اپنے موبائل فون سے انٹرنیٹ کے ذریعے اپنے ان لوگوں کو جو ہماری نظروں سے دور اور اوجھل ہیں ہم ان سے نہ صرف بات کر سکتے ہیں، بلکہ ہم انکو دیکھ بھی سکتے

ہیں، اور ایک دوسرے کے تجربات، معلومات اور مشاہدات سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ انٹرنیٹ کا نظام ملکوں کی سرحدوں کی بندش کو مسمار کرتا ہوا اس قدر پوری دنیا میں پھیل چکا ہے کہ اسکی بدولت آج ساری دنیا ایک عالمی گاؤں (Global Village) میں تبدیل ہو چکی ہے۔ یہ ایک سب سے بڑا مواصلاتی نظام ہے جو ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ پوری دنیا کے کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ دراصل انٹرنیٹ دنیا کا موجودہ سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے، اور پاکستان میں انٹرنیٹ کا استعمال کرنے والے لوگوں کی تعداد ساڑھے آٹھ کروڑ کے قریب ہے[1]۔ انٹرنیٹ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ آپ مواصلاتی نظام کے ذریعہ منٹوں میں کسی بھی فرد سے چاہے وہ دور دنیا کے کسی بھی خطے یا ملک میں ہوں ،اس سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے آپ کا ذاتی کمپیوٹر ایک ریڈیو ، ٹی وی ، ٹیلی فون ، پوسٹ آفس ، اور ایک ذاتی پرنٹنگ پریس بھی بن چکا ہے ۔ اب آپ کو ان مختلف اشیاء کو علحیدہ علحیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی ۔انٹرنیٹ کی ایجاد معلوماتی دور کا عظیم دھماکہ (Information Big Bang) ہے۔

انٹرنیٹ پر فحش مواد کا پھیلاؤ:

آن لائن فحاشی مواد کے پھیلاؤ کا مطلب ایسا عمل ہے جو غیر جائز طریقے سے جنسی تسکین حاصل کرنے کے لئے کیا جائے، یا جس کے ذریعے جنسی شہوت بھڑکے یا جنسی تسکین حاصل ہو ۔[2] فحش مواد سے مراد وہ تصاویر ،تحاریر، وڈیوز، بات چیت، موسیقی، عریانی یا کوئی اور طریقہ جس کے ذریعے سے جنسی اعضاء کو کسی غیر متعلقہ شخصیت تک پہنچایا جائے، اور وہ امور بھی فحاشی میں شامل ہیں جو زنا کے قریب کرنے کا ذریعہ بن رہی ہوں۔ اس میں نگاہوں کا جنسی منظر دیکھنا، موسیقی سننا، ہاتھوں کا جنسی لذت حاصل کرنا، کانوں کا بے حیائی والی باتوں کو سننا یا فحاشی گوئی میں مبتلا ہونا یا دماغ کو فحاشی سوچوں میں مبتلا ہونا وغیرہ جیسے ساری باتیں فحاشی کے زمرے میں آتی ہے ۔ شہوانیت اور فحاشی و عریانی کے اس بھوت نے تمدن، تہذیب، ثقافت اور مذہب سب کو روند ڈالا ہے۔ ایڈورٹائز منٹ، اشتہارات ،ڈراموں، فیشن شو، میراتھن ریس ، بے شمار رسائل و اخبارات سٹڈے میگزین سب بے حیائی و فحاشی کو فروغ مسلسل دے رہے ہیں۔ گھر سے بازار تک، اسکول سے کالج تک بے حیائی و فحاشی کے ماحول کا سامنا ہے۔ اور یہ ماحول نوجوان نسل کو دیمک کی طرح کھائے جارہا ہے ۔

سید ابوالاعلی مودودی لکھتے ہیں کہ فحاشی لفظ کا اطلاق بد اخلاقی پھیلانے اور عملی طور پر بدکاری کے اڈے قائم کرنے پر بھی ہوتا ہے اور غیر راہ روی کی ترغیب دینے والے اور اس کے لیے جذبات کو اکسانے والے قصوں، گانوں، اشعار، کھیل تماشوں اور تصویروں پر بھی ہوتا ہے نیز وہ ہوٹل اور کلب بھی فحاشی کی زد میں آ جاتے ہیں جن میں مخلوط رقص و سرور کی محفلات کا انتظام کیا جائے۔[3]

فحش مواد تک رسائی:

آج روزانہ انٹرنیٹ پر فحش مواد اپلوڈ کیا جاتا ہے جس نے پاکستانی نوجوانوں کے ایمان، حیا، غیرت، عزت اور دین و دنیا کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ نوجوان نسل کو تباہی و بربادی کے دھانے پر پہنچا دیا ہے۔ فحش مواد تک رسائی سرچ انجن گوگل کے ذریعے انٹرنیٹ کی مدد سے کی جاتی ہے۔ کوئی بھی فرد گوگل (Google) کے ذریعے کسی بھی چیز کا ڈیٹا دیکھ سکتا ہے۔ فحش مواد (pornography) سرچ کرنے کے حوالے سے پاکستانی نوجوان سب سے آگے ہونے کی خبریں اس وقت پوری میڈیا میں سنائی دے رہی ہیں۔ فاکس نیوز نے اپنی خبر میں پاکستان کو پورنستان (Pornistan) قرار دیا ہے۔[4]

نوجوان نسل کی رہی سہی کسر سوشل میڈیا نے پوری کردی ہے کیبل پر دکھائے جانے والے تفریحی چینل، فلمیں، ڈرامیں اور اشتہارات تک فحاشی اور عریانی بڑھتی جارہی ہے۔ مخلوط تعلیم اور مخلوط کلچرل شو اور سڑکوں پر لگے سائن بورڈز فحاشی کی نمایندگی کرتے نظر آرہے ہیں، فحش مواد تک رسائی کے عمل میں فحاشی کی ویب سائٹس کے علاوہ فحش تصاویر، مضامین، وڈیو، یہاں تک کہ نوجوان بچوں کے لیے فحش ویڈیو گیمز بھی ان ویب سائٹس پر موجود ہیں جس کے ذریعے فحاشی کے عمل آن لائن جنسی گفتگو میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے. فحش مواد دیکھنے میں جو دس ملک سب سے آگے ہیں، ان میں پہلے ۶ اسلامی ملک میں پاکستانی نوجوان سب سے آگے ہیں۔[5]

نوجوانوں کے رجحانات:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انٹرنیٹ نے جہاں علم کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا ہے اور آپس کے فاصلوں کو ختم کر دیا ہے، تو وہاں اس کے بہت زیادہ نقصانات بھی دیکھنے میں آرہے ہیں۔ اس کے ذریعے طرح طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیاں جنم لے رہی ہیں، اور نوجوان نسل اس کا بے تحاشہ غلط استعمال کر رہا ہے۔ جس کے ذریعے نوجوان نسل پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ انٹرنیٹ دور جدید کی ضرورت زندگی بن چکا ہے اور ہمیں اسکا فائدہ اٹھانا اور حاصل کرنا

چاہیے۔ لیکن جس طرح ایجادات کے کچھ فوائد و نقصانات ہوتے ہیں اس طرح انٹرنیٹ کے بھی کچھ فوائد و نقصانات ہیں اب اس کا ہم پر انحصار ہے کہ ہم انٹرنیٹ کا استعمال کس طرح کرتے ہیں۔

پاکستان میں گذشتہ کئی سالوں سے انٹرنیٹ کے ذریعے غلط اور فحش مواد تک نوجوانوں کے رسائی کے رجحانات میں بہت زیادہ اور بے انتہائی خطرناک اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ اس وقت پاکستان میں ایک سروے کے مطابق پندرہ سے بیس ملین لوگوں کی تعداد کو انٹرنیٹ تک رسائی حاصل ہے۔[6] ایک اور جائزے کے مطابق پاکستان میں موبائل رکھنے اور استعمال کرنے والوں کی تعداد انیس کروڑ بیس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔[7] اس وقت پاکستان میں سات کروڑ ستر ہ لاکھ لوگ یوٹیوب استعمال کر رہے ہیں[8]۔

دنیا میں انٹرنیٹ پر فحش مواد کی آسان اور جلد دستیابی کی وجہ سے فحش مواد دیکھنے کا سلسلہ تیزی سے پھیلتا جارہا ہے، جس کی وجہ سے اس وقت 97 ارب ڈالر پورن انڈسٹری کی کل سالانہ آمدنی ہورہی ہے۔ اور پورن انڈسٹری کے مقابلے میں ہالی وڈ کی کل آمدنی صرف دس ارب ڈالر سالانہ ہے اور بالی وڈ کی کل سالانہ آمدنی صرف دو ارب ڈالر کے قریب ہے۔[9]

آن لائن فحش مواد کو دیکھنے کے اسباب:

آن لائن فحش مواد کو دیکھنے کی کئی اسباب ہو سکتے ہیں کیونکہ آن لائن فحش مواد دیکھنے تک رسائی انتہائی آسان، شناخت کا ظاہر نہ ہونا اور کم قیمت میں دستیاب ہوتا ہے۔ نوجوان نسل جب فحش مواد دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے تو ان کی ساری توجہ زندگی کی باقی پہلوں سے ہٹ جاتی ہے۔ کسی اور کام میں ان کی دلچسپی نہیں رہتی۔ خاندان کے باقی افراد رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتا۔ تعلیم مطالعہ تحقیق یا کسی اور کام میں اس کی کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ وہ تنہائی پسند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی طبیعت میں غصہ چڑچڑا پن بات بات پر جذباتی ہو جانا اس کی طبیعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آن لائن فحش مواد دیکھنے کی وجہ سے اس کے تعلقات اور کام کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ پاکستانی نوجوانوں کے آن لائن فحش مواد دیکھنے کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں ان میں سے کچھ اہم اسباب درج ذیل پیش کیے جاتے ہیں۔

دین اسلام سے دوری:

ماضی کا نوجوان جس کے اندر عمل اور یقین کامل تھا، جس کی وجہ سے وہ ارفع و اعلی مقام تک پہنچ گیا تھا۔ جو نوجوان ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا حوصلہ اور صلاحیت رکھتا تھا۔ اس کے بالمقابل آج کے نوجوان طبقہ میں جو سب سے بڑا المیہ پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آج کا نوجوان نسل اسلامی شریعت کی تعلیمات سے نا صرف بے خبر ہیں بلکہ دوری اختیار کی ہوئے ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوانوں کے اخلاقیات، عقائد اور ایمان نہ صرف ختم ہو گیا ہے بلکہ تباہ ہو گیا ہے۔ نسل نو موبائل ڈش انٹرنیٹ اور کیبل کے غلط استعمال کی وجہ سے دین اسلام کی تعلیمات سے دور ہو گیا ہے۔

یہ نوجوان طبقہ قرآن کریم اور دین اسلام کو صرف ایک مذہبی اور رسمی کتاب اور دین سمجھتی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم انقلاب کی وہ کتاب ہے جو نہ صرف موجودہ چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی اہلیت وصلاحیت رکھتی ہے، بلکہ اس کتاب میں تمام موجودہ مسائل کا حل بھی موجود ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ"[10]۔

"یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں، اور اس کتاب میں پرہیز گار لوگوں کے لئے ہدایت وراہنمائی ہے"۔

اگر ہم تھوڑا سا غور و فکر کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ قرآن کریم جہاں ہم کو عبادات کے بارے میں رہنمائی کرتا ہے تو وہیں پر اخلاقی تعلیم کے بارے میں بھی ہدایات فراہم کر دیتا ہے۔ دوسری طرف یہ کتاب ہمیں نظامِ اقتصادیات کے لیے اہم و بنیادی ٹھوس دلائل بھی میسر کرتا ہے، اس کتاب میں جہاں ہم کو حلال و حرام کے مابین فرق کی تعلیم پائی جاتی ہے وہیں پر حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتا ہے۔

نکاح میں تاخیر:

نوجوان نسل کا فحاشی میں مبتلا ہونے کی ایک اہم وجہ نکاح میں تاخیر بھی ہے۔ جس سے معاشرے میں اخلاقی زوال آتا ہے۔ قران وحدیث میں بالغ افراد کا جلد سے جلد نکاح کرنے کی نہ صرف ترغیب دلائی گئی ہے، بلکہ حکم دے کر غیر ضروری تاخیر کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ قرآن میں یوں حکم دیا گیا ہے۔

"وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ"[11]۔

" آپ میں سے جو آدمی کنوارے ہیں ان کا نکاح کروادو، اور اپنی لونڈیوں کے بھی۔اورآپ میں سے جو غلام ہیں اور جو نکاح کے قابل ہوں، اگر وہ محتاج ہیں تو اللہ اپنی مہربانی سے انھیں غنی کردے گا.اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے"۔

بے پردگی:

ہمارے معاشرے کے نوجوان طبقہ کا فحاشی میں مبتلا ہونے کا ایک اہم سبب معاشرے میں پردے کے رواج کا ختم ہوجانا بھی ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے دنیا کی ترقی کے راستے میں پردے کو بڑی رکاوٹ سمجھ کر اس کو ختم کر دیا ہے۔حالانکہ عزت وعصمت کی حفاظت اور فحاشی وبے حیائی کا خاتمہ کرنے کے لیے اسلامی شریعت نے خواتین کے لیے پردہ کرنا لازم قرار دیاہے۔ اورخواتین کے ساتھ ساتھ مردلوگوں پر بھی یہ پابندی لگائی ہے کہ وہ غیر محرم خواتین کی طرف فحش اور لالچ بھری نظروں سے ہرگز نہ دیکھیں۔ بلکہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں۔ارشاد ربانی ہے:

" قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ " [12]۔ "اے نبی مومنین کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں"۔

دین اسلام نے توعورتوں کو نابینا مردوں سے بھی پردہ کرنا لازم قرار دیا ہے۔[13]

محرم اور نا محرم کے فرق کا ختم ہوجانا:

اسلامی شریعت نے معاشرے کے عفت وعصمت کو برقرار رکھنے کے لئے محرم اور نا محرم رشتہ کے مابین امتیاز پیدا کیاہے۔ اور شریعت میں اس کے لئے باقاعدہ ضوابط و قوانین مقرر کیے گئے ہیں۔ تاکہ ہر ایسی برائی کو پھیلنے ہی نہ دیا جائے جو آگے چل کر معاشرہ اسلامی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔غیر محرم سے میل میلاپ بے تکلفی سے اختلاط سے منع کیا گیاہے۔اسی طرح خواتین پر محرم رشتہ کے علاوہ غیر محرم کو دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ" [14]۔

(اے حبیب) آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے چاہیں وہ باتیں چھپی ہوئیں ہوں یا ظاہری میں ہوں۔

تعلیم وتربیت کا فقدان:

نوجوانوں میں فحاشی کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان کا ایک اہم سبب ناقص تعلیم وتربیت بھی ہے ۔ دین اسلام نے بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ماں باپ پر عائد کی ہے۔تاکہ ان کو مذہبی تعلیم وتربیت اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے اولاد کوروشناس کرواکر معاشرے کے لیے بہترین، کار آمد اور صحت مند فرد بنایا جائے۔ اولاد کی تعلیم وتربیت میں والد کے ساتھ ساتھ والدہ کا کردار بھی بڑی اہمیت کے حامل ہے۔ماں،بہن اور بیٹی کو چاہیے کہ پہلے اپنے آپ کو اسلامی ثقافت کے ذریعے فضائل اخلاق سے روشناس کریں اور اس کے مطابق نسل نو کی تربیت کریں۔اور فحاشی سے بچنے کے لیے اپنے اولاد کی مناسب وقت پر شادی کا انتظام کیا کریں۔ کیونکہ یہ نکاح ان کی اولاد کی عزت اور پاک دامنی کا ضامن ہے۔

فیشن پرستی:

ہمارے نوجوان کا فحاشی کی طرف رجحان کی ایک بڑی وجہ فیشن بھی ہے۔نوجوان نسل ایک دوسرے سے بہت آگے نکلنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔یہاں تک کہ اپنی اسلامی شناخت بھی کھو بیٹھے ہیں۔اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ نوجوان نسل میں اسلامی تعلیمات کا فقدان نظر آرہاہے۔ جس کی وجہ سے ایک طرف تو اسلامی اقدار پر بہت مجروحیت نظر آرہی ہے۔ تو دوسری طرف ہمارے معاشرے میں بگاڑ اور فحاشی میں روزبہ روز اضافہ ہوتا ہے۔نوجوان نسل اپنے تابناک اور روشن ماضی کو بھلا کر فیشن اور دوسروں کی نقالی میں مصروف ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے مردوں پر لعنت ہے جو خواتین سے مشابہت پیدا کرتے ہیں۔ایسی خواتین پر بھی لعنت ہوں جو مردوں جیساچال چلن پیدا کرتی ہیں۔[15]

عصری مسائل:

دور حاضر میں جہاں ہر طرف معاشرے میں نفسانفسی اور پیسے کی ریل پیل ہے، نوجوان نسل دنیا کی ساری رنگینیاں سمیٹنے میں مشغول ہیں۔نوجوانوں کو نفسیاتی اور جنسی خواہشات کے راستے پر ڈال کر آزادی نسواں، اور رومانس بھری داستانوں کے خواب دکھا کر نوجوان نسل کو تباہ وبرباد کیا جارہاہے۔یہی وجہ ہے کہ آج کا نوجوان طبقہ

بے شمار ذہنی ونفسیاتی الجھنوں میں پھنسا ہوا ہے ۔ ایک طرف نوجوان طبقہ کو غیر متوازن نظام تعلیم کے بے پناہ مسائل کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو وہ دوسری طرف وہ اقتصادی ومعاشرتی مسائل سے دوچار ہے۔ایک طرف وقت پر نوجوانوں کے نکاح نہ ہونے اور بے روز گاری کے بے پناہ مسائل اور مغربی تہذیب کے پیدا کردہ مسائل جن سے نوجواں طبقہ دو چار ہے ۔جس کی وجہ سے نوجواں نسل بے راہ روی اور جنسی تسکین کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

اسلامی تاریخ سے ناواقفیت:

ہمارا نوجوان طبقہ اسلامی تاریخ سے ناواقف ہے، وہ سارا دن انٹرنیٹ پر گزارتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا آئیڈیل فلمی ہیروز یا کسی کو ماڈل بنالیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ذہنی وفکری پستی کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک اہم اصول رہا ہے کہ جو قوم بھی اپنی تاریخ و علمی ورثے سے غافل ہوجاتی ہے، تو وہ بالا آخر دنیا کی صفحۂ ہستی سے ہی مٹ جاتی ہے۔ اس وقت نوجوانوں کا حال یہ ہے وہ اپنی اسلامی تاریخ سے بالکل ناواقف ہیں۔اس کو اسلامی فتوحات کا کچھ بھی علم نہیں ہے،اس کو خلفائے راشدین کے کارناموں سے کوئی بھی واقفیت نہیں۔وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی زندگیوں سے کوسوں دُور ہیں۔ اس نوجوان کو کچھ بھی پتا نہیں ہے کہ ابن خلدون، امام غزالی ،ابن تیمیہ،خالد بن ولید،سعد بن ابی وقاص،صلاح الدین ایوبی اور طارق بن زیاد جیسی مشہور شخصیات کون تھیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تدارک

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دین فطرت ہے۔ اس میں مکمل معاشی، معاشرتی، سیاسی، روحانی اور اخلاقی پاکیزگی کی مکمل تعلیمات موجود ہے۔ اس وقت آن لائن جنسی بے راہ روی اور فحاشی و عریانی کے طوفان نے جہاں پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، وہاں اس نے ہمارے نوجوان نسل کو بھی بہت متاثر کیا ہوا ہے۔ ہمارا نوجوان نسل تیزی سے اس اثر کو قبول کر رہا ہے۔ پاکستانی نوجوان نسل جس تیزی کے ساتھ آن لائن فحاشی کا شکار ہو رہا ہے اس کا اندازہ با آسانی سوشل میڈیا میں شائع ہونے والی شہ سرخیوں سے لگایا جاسکتا ہے، ایک تازہ سروے کے مطابق اس وقت ۸۱ فی صد نوجوان نسل موبائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے شوشل میڈیا کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔[16]

اس وقت یورپ کو سب سے زیادہ خوف مسلم نوجوانوں سے ہے۔ وہ اپنی پوری سازش سے مسلم نوجوانوں کو اخلاقی زوال کی طرف تیزی سے ڈھکیل رہا ہے۔ اس حالات میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم نوجوانوں کو اس دلدل سے نکالیں اور اس نوجوان کی حیا، پاک دامنی، تطہیر قلب اور اخلاق حسنہ سے عملی تربیت کریں اور اس کو بتائیں کہ ان کی زندگی کے مقاصد کیا ہے۔

نوجوانوں کو زندگی کے مقاصد کو سمجھنا :

اللہ تبارک وتعالی نے ہمیں اس دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ تاکہ ہم اپنے نیک اعمال کے ذریعے اس کی رضا حاصل کرسکیں، اس حوالے سے دین اسلام کا مقصد زندگی کا موقف بلکل واضح ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ“ [17]۔

”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی ہی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے “۔

بحیثیت مسلمان ہمارہ فریضہ ہے کہ ہم انسانوں کو اللہ ربّ العزت کی طرف سے دی ہوئی زندگی کے مقصد حیات کو سامنے رکھ کر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ دنیا کی زندگی کے مقصد کے متعلق احادیث شریف سے بھی رہنمائی ملتی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا:

” عقل مند وہ شخص ہے جس نے دنیا کی زندگی میں اپنے نفس کا احتساب کیا اور مرنے کے بعد والی زندگی کے لیے اعمال کیے“ [18]۔

اللہ تعالی کا عورت اور مرد کے آزادانہ جنسی اختلاط پر پابندی لگانے کے دو مقاصد ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے جس کی بنیاد آزادانہ جنسی تعلق کی بجائے نکاح کے اصول پر ہو، تاکہ معاشرے میں خاندانی نظام مظبوطی سے فروغ پاسکے۔ دوسرا مقصد اس پابندی کے انسان کو آزمانا ہے کہ کون کون اپنے نفس کو لگام دے کر اللہ کی اطاعت اختیار کرتا ہے اور کون اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

”الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا “[19]۔

"اللہ ہی ہے جس نے زندگی اور موت کی تخلیق کی تا کہ آپ لوگوں کی آزمائش کر دیکھے کہ آپ میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے"۔

ایک اور جگہ پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ" [20]۔

"کامیابی اس شخص نے حاصل کی جس نے تزکیہ اختیار کیا۔

خوف خدا:

اسلام کے بنیادی عقائد اس بگڑے ہوئے نوجوان نسل کی تربیت کا اہم ذریعہ ہیں، یہ عقائد انسان کی زندگی کو سنوار کر صاف اور پاکیزہ بناتے ہیں۔ خاص طور پر اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان کا عقیدہ بہت نمایاں ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہے۔ کوئی کام چاہے وہ چھپ کر کرے یا کھلی جگہ کرے۔ تہہ خانہ میں کرے یا کسی بند کمرے میں کرے۔ زمین میں کرے یا کسی سمندر کی تہہ میں کرے۔ اللہ تبارک وتعالی سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ" [21]۔

"اور وہی اللہ ہے جو آسمان میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔ تمہارے چھپے اور کھلے سب حال اس کو معلوم ہے۔ اور تم جو کچھ بھی (نیکی یا برائی) کرتے ہو اس کا اللہ کو بخوبی علم ہے" ۔

فکر آخرت:

اسلامی عقائد میں فکر آخرت کا عقیدہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو انسان کو محتاط زندگی گزارنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کے دل و دماغ میں یہ بات ثابت کرتی ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ اور انسان سے اس کے دنیاوی اعمال کے بارے میں حساب وکتاب ہوگا۔ پھر جس نے دنیاوی زندگی میں اللہ تعالی کے فرامین کی روشنی میں جو نیکی کا کام کیا ہوگا۔ اس کو اس کا انعام ملے گا۔ اور جس نے نافرمانی کی ہوگی۔ اس کو اس کے متعلق بدلہ لیا جائے گا۔ اور اس دن کسی سے کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

" فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۔ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ " [22]۔

" جس آدمی نے بھی زرہ برابر نیکی کا کام کیا ہوگا اسکو اس نیکی کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور جس کسی نے بھی زرہ برابر بدی کی ہوگی اسکا بدلہ اس کو دیا جائے گا"۔

اصلاح معاشرہ کی ترغیب:

معاشرتی سطح پر عوام میں دین اسلام کا شعور بیدار کرنے، فحاشی و عریانی کے خاتمے کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور پر جدوجہد ہوگی۔ اللہ پاک نے بھی حکم دیا ہے کہ معاشرے کی اصلاح وتربیت کے لیے ہمیشہ ایک گروہ کو سرگرم ہونا چاہیے۔

"وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" [23]۔

"آپ میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی ہونے چاہیے جو نیکی کی طرف دعوت دیں۔ اور برائی کے کاموں سے منع کریں"۔

اسلام واحد مذہب ہے جس کی تعلیمات انسانی فطرت کی عین کے مطابق ہے۔ دین اسلام اصلاح معاشرے کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان کو اپنے اہل وعیال کی پرورش پر بھی بہت زور دیا ہے۔ اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا " [24]۔

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس خطرناک آگ بچاؤ"۔

نکاح کی ترغیب:

دین اسلام نہ تو جنسی ضرورت کو دبانے کی ترغیب دیتا ہے اور نہ ہی جنسی تسکین کے لئے کھلی چھوٹ دیتا ہے بلکہ اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے جلد نکاح کا حکم دیتا ہے۔

"وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ" [25]۔

"اورآپ میں سے جن مردوں اور عورتوں کا نکاح نہیں ہوا ہے۔ ان کا نکاح کر دیا کرو۔ اور اپنے صالح غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دیا کرو۔ جو نکاح کے قابل ہوں"۔

لیکن ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنادیا گیا ہے، جس سے کئی لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کی عمر نکل جاتی ہے پھر مرد اور خواتین جنسی بے راہ روی کا شکار آسانی سے ہو جاتے ہیں۔

حیا کا پرچار:

دین اسلام نے فحاشی کے طوفان کو روکنے اور معاشرہ کو پاکیزہ رکھنے کے لئے حیا کے جذبے کا پرچار کیا ہے ۔ یہ جذبہ انسان کو فحاشی کے ارتکاب سے منع کرتا ہے۔ حیا انسان کو تمام جنسی جرائم سے روکتا ہے۔ اس کے متعلق اسلامی شریعت نے مسلمان مرد وعورت کو حکم دیا ہے کہ اپنی نگاہوں کو آلودہ ہونے سے بچائیں۔ اللہ تعالی کا حکم ہے:

"قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ" [26]۔

"اے نبی مومن مردوں کو کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں" ۔

ذکر کردہ آیت میں اللہ تعالی نے مومن مردوں کو جس طرح حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم نازل فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ" [27]۔

"اے نبی مومن عورتوں کو کہو کہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں"۔

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات بھی اسی بات کی عکاسی کرتے نظر آرہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ" [28]۔

"حیاء ایمان میں سے ہے"۔

پردہ کی ترغیب:

دین اسلام نے مرد اور عورت کی آزاد اختلاط پر پابندی لگائی ہے۔ اس لئے کہ مرد وعورت کا آپس میں مخلوط رہنے سے صنفی جنسی جذبات ابھرنے کا زیادہ امکان ہے، کبھی کبھی یہ جذبات فحاشی تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے عورت کو محرم کے سواء سفر کرنے سے بھی روکا ہے اور پردہ کا حکم دیا ہے۔

"وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ" [29] ۔

"(عورت) اپنے اوپر چادر کا پلو لٹکا دیا کریں" ۔

اور عورت کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ غیر مرد کے سامنے اپنی خوبصورتی ظاہر نہ کریں.[30]

نوجوان نسل کو بری صحبت سے بچانا:

عصر حاضر کے نوجوان طبقہ کے اندر دینی اثرات اور رجحانات کی بے علمی کی وجہ سے ہمارا معاشرہ فحاشی کی طرف بہت تیزی سے جا رہا ہے، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا جس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ اخلاقیات سے کوسوں دور جا رہا ہے۔ ہمارا نوجوان بری صحبت کی وجہ سے فحاشی و عریانی کی طرف تیزی سے جا رہا ہے، اگر اس کو فحاشی و عریانی سے بچانا ہے تو اسکو صالح معاشرہ اور صالح صحبت دینی پڑی گی۔ کیونکہ انسان کی اس کے دوستوں کی صحبت سے پہچان کی جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ"[31]

"آدمی اپنے دوست کے دین (طریقے) پر ہوتا ہے۔ اس لیے آپ میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے"

اس حدیث نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھے انسان کی صحبت اچھائی اور برے انسان کی صحبت سے برائی حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے کسی سے دوستی کرتے وقت یہ وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ دوست دیندار ہو ورنہ بری صحبت تباہی کا باعث ہوگی۔ اللہ جل شانہ کا بھی حکم یہی ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریں جو اپنے رب کی رضامندی کے لیے کوشاں ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ"[32]۔

"تم اپنے آپ کو ایسے لوگوں کی صحبت میں رکھو جو لوگ صبح اور شام اپنے رب کو صدا دیتے ہیں اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں"۔

بلکہ یہاں تک تاکید کی گئی ہے کہ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تمہاری نگاہیں ان لوگوں سے ہٹنے نہ پائیں۔[33]

جرم و سزا کا تصور:

دین اسلام فاشی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ان تمام چیزوں کی روک تھام کرتا ہے، جن کے ذریعے فاشی کو فروغ ملے۔ اسلام معاشرے میں فاشی کو فروغ دینے والے افراد کو سخت سے سخت سزا کی وعیدیں سناتا ہے۔ قرآن مجید میں حکم ہے۔

"إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" [34]۔

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین میں فاشی کو فروغ ملے وہ لوگ دنیا و آخرت میں سخت سزا کے حقدار ہیں"۔

آزادانہ اختلاط پر پابندی:

نوجوان نسل کو آن لائن فاشی کے اس دلدل سے نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ دین اسلام بھی مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط کو ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے دونوں میں جنسی وصنفی جذبات ابھرنے کا مکمل امکان رہتا ہے، اور پھر یہ چیز ان کو بدکاری تک لے جانے کا سبب بنتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ عورتوں کو سڑک کے درمیان مردوں کے ساتھ آپس میں مل گھل کر چلتے دیکھا، تو انہیں روکا اور فرمایا کہ تم پیچھے ہٹ جاؤ، راستے کے درمیاں میں چلنا تمہارا مناسب نہیں بلکہ راستے کے کنارے سے چلو۔[35]

والدین کی نگہداشت:

والدین خصوصا اپنے بچوں کی گھر میں مناسب دیکھ بھال کریں۔ اور جو بچے انٹرنیٹ پر جس ویب سائٹس کو وزٹ کرتے ہیں یا پھر جو ویڈیو گیمز کھیلتے ہیں، ان پر کڑی نظر رکھیں۔ نیٹ پر بیٹھنے یا ٹی وی دیکھنے اور ویڈیو گیمز کھیلنے کے وقت کو مقرر کر دیں، بچوں کو اس عمر میں والدین کے توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے، اور اس عمر میں والدین کی کوتاہی معاشرے اور نوجوان نسل کی زوال اور بربادی اکا سبب بن سکتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح معاشرہ میں اور نوجوان طبقہ کی تربیت میں والدیں کو اپنے اولاد کی نگہداشت کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: "مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ"[36]۔

"کسی والد نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی ہدیہ نہیں دیا"۔

حضرت مولانا محمد شفیع لکھتے ہیں کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنا جس کے نتیجے میں اولاد فکر آخرت سے غافل ہو کر برائیوں اور بداخلاقیوں مین مبتلا ہو وہ قتل اولاد سے کم نہیں ۔[37]

امام رازیؒ اولاد کی تربیت کو لازمی فریضہ قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ بچوں کی اخلاقی تربیت ایک اہم فرض ہے۔ کیونکہ اولاد والدین کے پاس امانت ہوتی ہے اور اس امانت کی حفاظت ضروری فریضہ ہے۔[38]

نتیجہ (Conclusion)

عصرِ حاضر میں بذریعہ انٹرنیٹ آن لائن فحش مواد تک رسائی ایک سنگین اور ہمہ گیر سماجی و اخلاقی بحران بن چکی ہے۔ انٹرنیٹ کی آسان دستیابی، سوشل میڈیا کا غیر محدود

استعمال، تجسس، اور اخلاقی تربیت کی کمی نے نوجوان نسل کو فحاشی اور عریانی کے ایسے جال میں الجھا دیا ہے۔ جوان کی روحانی، ذہنی اور اخلاقی نشوونما کے لیے شدید خطرہ بن چکا ہے۔ یہ رجحان نہ صرف فرد کی شخصیت کو مسخ کرتا ہے بلکہ معاشرتی اقدار، خاندانی نظام اور دینی تشخص پر بھی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ اسلام ایک ایسا جامع نظامِ حیات فراہم کرتا ہے جو انسان کو پاکیزگی، حیاء، ضبطِ نفس، اور تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے۔ آن لائن فحاشی کے مسئلے کا مستقل حل اسلامی تعلیمات پر عمل درآمد میں مضمر ہے۔ قرآنِ مجید اور سنتِ نبوی ﷺ نے واضح طور پر فحاشی اور بے حیائی کے تمام ذرائع سے اجتناب کی تلقین کی ہے، کیونکہ یہ ایمان کی کمزوری اور معاشرتی بگاڑ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے آن لائن فحش مواد کے تدارک کے لیے فرد، خاندان، تعلیمی اداروں، میڈیا، اور ریاست، سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ نوجوانوں کی فکری و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ والدین کی رہنمائی، سوشل میڈیا نگرانی، اور قانون سازی کے ذریعے ہی اس فتنے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ آن لائن فحاشی کا مقابلہ صرف ٹیکنالوجی سے نہیں بلکہ ایمان، علم، شعور اور اخلاقی تربیت کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ جب نوجوان اپنے کردار میں تقویٰ، حیا، ضبطِ نفس اور دینی شعور پیدا کریں گے، تب ہی امتِ مسلمہ اس عالمی اخلاقی بحران سے محفوظ رہ سکے گی اور ایک پاکیزہ و مہذب معاشرہ تشکیل پائے گا۔

سفارشات (Recommendations)

1. اسلامی اخلاقی تربیت کا فروغ:

تعلیمی نصاب میں اسلامی اخلاقیات، سیرت النبی ﷺ، اور کردار سازی پر مبنی مضامین شامل کیے جائیں تاکہ نوجوانوں میں پاکیزگی، حیا اور ضبطِ نفس کے جذبات کا پروان چڑھیں۔

2. والدین کی آگاہی و تربیت:

والدین کو اپنے بچوں کے ڈیجیٹل رویوں سے باخبر رہنے، ان کے ساتھ اعتماد پر مبنی تعلق قائم کرنے، اور انٹرنیٹ کے مثبت استعمال کی تربیت دینے کی ضرورت ہے۔

3. میڈیا اور انٹرنیٹ کی نگرانی:

حکومت اور متعلقہ ادارے غیر اخلاقی ویب سائٹس، اشتہارات اور سوشل میڈیا مواد کی مؤثر نگرانی کریں، اور اسلامی اقدار کے مطابق فلٹرنگ سسٹم نافذ کریں۔

4. دینی و سماجی اداروں کا کردار:

مساجد، مدارس، اور مذہبی تنظیمیں اس مسئلے پر آگاہی مہمات چلائیں، اور نوجوانوں کو ایمان، حیاء اور عفت کی اہمیت سے روشناس کرائیں۔

5. نفسیاتی و روحانی رہنمائی مراکز کا قیام:

ایسے ادارے قائم کیے جائیں جہاں فحش مواد کی لت میں مبتلا نوجوانوں کو نفسیاتی مشاورت، دینی رہنمائی، اور روحانی تربیت فراہم کی جاسکے۔

6. ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال:

نوجوانوں کو انٹرنیٹ کو تعلیم، تحقیق، کاروبار، اور دینی علم کے فروغ کے لیے استعمال کرنے کی ترغیب دی جائے۔ مثبت آن لائن پلیٹ فارمز کو فروغ دے کر ان کے رجحانات کو درست سمت دی جاسکتی ہے۔

7. ریاستی سطح پر قانون سازی:

ریاست کو چاہیے کہ فحش مواد کی تیاری، تقسیم اور ترویج کے خلاف سخت قوانین بنائے اور ان پر عملی طور پر عمل درآمد یقینی بنائے۔

8. اجتماعی شعور کی بیداری:

معاشرے کے تمام طبقات میں یہ شعور اجاگر کیا جائے کہ فحاشی کا پھیلاؤ صرف ایک فرد کا نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے اجتماعی اخلاق کا مسئلہ ہے۔

9. نوجوانوں کے لیے مثبت رول ماڈل:

میڈیا اور تعلیمی ادارے ایسے افراد کو نمایاں کریں جو دینی و اخلاقی لحاظ سے مثالی ہوں تاکہ نوجوان ان کی پیروی کر سکیں۔

10. تحقیقی سرگرمیوں کا فروغ:

جامعات اور تحقیقی ادارے آن لائن فحاشی کے سماجی و دینی اثرات پر مزید علمی تحقیقات کریں تاکہ اس کے تدارک کے لیے مستند علمی بنیاد فراہم کی جاسکے۔

حوالہ جات

---

[1] dailypakistan.com.pk › 20-Jun-2022 http://www.suchtv.pk-urdu

[2] https://ur.m.wikipedia.org

[3]: مودودي ابو الاعلیٰ سید، تفہیم القرآن۔ ادارہ معارف اسلامی لاہور، تفسیر سورت النور آیت ۱۹

[4] https://www.dawnnews.tv

[5] www.humsub.com.pk

[6] https://www.express.pk/

[7] http://urdu.geo.tv

[8] www.pakistantime.com.pk

[9] https://www.inzaar.pk

[10]: القرآن الکریم سورة البقرة:2

[11]: القرآن الكريم ، سورة النور:32

[12]: القرآن الكريم، سورة النور:30۔

[13] السجستاني أبو داود سليمان ابن الأشعث "سنن أبو داود" باب فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ). كتاب اللباس، حديث نمبر: 4112

[14]: القرآن الكريم ، سورة الاعراف:33۔

[15] بخاري محمد ابن إسماعيل ابن إبراهيم ابن المغيرة، ابوعبدالله" الجامع الصحيح" كتاب بدء الوحى ۔حديث ۵۸۸۵

[16] http://rafeeqemanzil.com

[17]: القرآن الكريم، سورة الذاريات:56

[18] الترمذي محمد ابن عيسى السنن الترمذي حديث ۲۴۵۹ الناشر : دار إحياء التراث العربي - بيروت

[19]: القرآن الكريم، سورة الملك آيت ۲

[20]: القرآن الكريم، سورة الاعلى: ۱۴

[21]: القرآن الكريم، سورة الأنعام آيت ۳

[22]: القرآن الكريم، سورة ا الزلزلة: ۷ تا ۸

[23]: القرآن الكريم، سورة آل عمران:104

[24]: القرآن الكريم، سورة التحريم: 06

[25]: القرآن الكريم، سورة النور:32

[26]: القرآن الكريم، سورة النور: 30

[27]: القرآن الكريم، سورة النور:31

[28]: نسائی، ابو عبدالرحمٰن، احمد بن شعیب، سنن نسائی، حدیث: 5036

[29]: القرآن الكريم، سورة النور:31

[30] : القرآن الکریم، سورة النور: ٣١

[31]: ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی بن موسی، سنن ترمذی، حدیث: 2378

[32]: القرآن الکریم، سورة الکہف: 28

[33]- القرآن الکریم، سورة الکہف: 28

[34]: القرآن الکریم، سورة النور:19

[35] ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث ، سنن أبي داود، باب فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ حدیث:5272

[36]: ترمذی،ابوعیسی، محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ،الجامع ترمذی ، حدیث : ١٩٥٢

[37]- عثمانی، محمد شفیع،مفتی" معارف القرآن" ادارہ معارف کراچی٢٠٠٨ جلد سوم صفحہ ٣٨۴

[38]- غزالی ابی حامد محمد "احیا العلوم الدین " دار الاشاعت اردو بازار کراچی جلد سوم صفحہ ١٢٢